خُوب سے خُوب تَر کی جستجو

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَومِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اچھے کام کرنا اور بُروں کاموں سے بچنا

محترم بھائیو! **بلند ہمتی والے کاموں** کو اختیار کرنا اور ان کی تکمیل کے لیے کوشش کرنا عظیم جدوجہد ہے، ایسا ہدف کی جستجو اچھی خصلت ہے، جسے ربِ کریم عزّوجلّ پسند فرماتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ ﷻ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ، وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا»[1] "یقیناً اللہ تعالی عمدہ کاموں کو پسند فرماتا ہے، اور بے کار کاموں کو ناپسند کرتا ہے"۔ علمائے کرام اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "فَمَنْ صَرَفَ هِمَّتَهُ إِلَى

---

(١) "المعجم الأوسط" من اسمه إبراهيم، ر: ٢٩٤٠، ٢/ ١٧٩.

اکْتِسَابِ مَعَالِي الْأُمُورِ، أَحَبَّهُ اللهُ تَعَالَى"[1] "جو اپنی صلاحیتیں عظیم کام انجام دینے میں صرف کرے، تو اللہ تعالی اس سے محبت فرماتا ہے"۔

قرآنِ کریم نے بلند ہمت اور پختہ ارادہ رکھنے والوں کی پیروی کی ترغیب دی ہے، اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾[2] "یہ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے ہدایت دی، تو تم بھی انہیں کی راہ پر چلو!"۔ مزید ارشاد فرمایا: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُوْلُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾[3] "تم بھی صبر کرو جیسے ہمّت والے رسولوں نے صبر کیا"۔ اور ہمت والے لوگ وہ ہیں جو کوشش، صبر اور بلند ہمتی سے کام لیں[4]۔

اللہ رحیم وکریم نے ایمان والوں کی توجہ اس طرف دلائی، کہ وہ باہم نیک کام کرنے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ﴾[5] "تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں دوسروں سے آگے نکل جائیں"۔

---

(١) "التيسير شرح الجامع الصغير" حرف الهمزة، تحت ر: ١٨٨٩، ٢/ ١٩٣.

(٢) پ٧، الأنعام: ٩٠.

(٣) پ٢٦، الأحقاف: ٣٥.

(٤) "تفسير البَغَوي" الأحقاف، تحت الآية: ٣٥، ٤/ ١٧٦.

(٥) پ٢، البقرة: ١٤٨.

ہم میں سے ہر ایک کی یہ اوّل ترجیح ہوتی ہے کہ اسے مُعاشرے میں امتیازی حیثیت حاصل ہو، نبیٔ مکرم ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ ہم آخرت میں بھی اعلیٰ وعمدہ ترین کی طلب رکھیں، اور اسی کا سوال اپنے ربِ کریم عزّوجلّ سے کریں، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الفِرْدَوْسَ؛ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الجَنَّةِ وَأَعْلَى الجَنَّةِ»(١) "جب تم اللہ تعالی سے مانگو تو جنّت الفردَوس مانگو؛ کہ وہ جنّت کا درمیانی اور اعلیٰ درجہ ہے"۔

حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: «لَا تُصَغِّرَنَّ هِمَّتَكُمْ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرَ أَقْعَدَ عَنِ الْـمَكْرُمَاتِ مِنْ صِغَرِ الْهِمَمِ»(٢) "اپنی ہمتیں پست نہ کرو؛ کہ میں نے کبھی کسی کم ہمت کو بلند مقام حاصل کرتے نہیں دیکھا"۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: "عَلَيْكَ بِمَعَالِي الْأُمُورِ وَكَرَائِمِهَا"(٣) "تم پر لازم ہے کہ اچھے کام اور ان میں سے عمدہ ترین کا لحاظ رکھو"۔

وہ اچھے کام کون سے ہیں جن کی بدَولت انسان اوّلین کامیابی پالیتا ہے؟

برادرانِ اسلام! بلا شبہ عمدہ بات اختیار کرنا ہی اچھا کام ہے، جیسے پاکیزہ اخلاق، پسندیدہ خصلتیں، قوّتِ فکر کے ساتھ عمدہ ترین کاموں میں لگے رہنا، ان کی انجام دہی میں

(١) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد والسير، ر: ٢٧٩٠، صـ٤٦٢.

(٢) "أدب الدنيا والدين" للماوردي، الْبَابُ الْخَامِسُ، صـ٣١٩.

(٣) "ترتيب المدارك" للقاضي عياض، مذهب مالك، ٢/ ٦٥.

امتیاز رکھنا، کہ کونسا کام زیادہ فائدہ منداور زیادہ بہتر ہے، کہ سب انسان مختلف اخلاق و پہچان کی صلاحیتوں، مُعاشرتی تعلقات، مادّی اور علمی کامرانیوں اور زندگی کے مختلف رنگوں کے حامل ہوتے ہیں۔

ہم عظیم کامیابیاں کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟

جانِ برادر! یقیناً انسان اپنی قوّتِ ارادی اور بلند ہمّتی کے ساتھ مُعاشرے میں نا صرف نمایاں مقام حاصل کرسکتا ہے، بلکہ دوسروں میں بھی یہ جذبہ بیدار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اپنی کوششوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے، اور نت نئے امور و ایجادات کی معلومات بھی رکھتا ہے، بشرطیکہ سچے جذبوں سے اپنے آپ کو مزیّن کرلے۔ علماء فرماتے ہیں: "ذو الهمّة إن حُطّ فنفسه تأبى إلاّ علوّاً، كالشّعلة من النار يُصوّبها صاحبها وتأبى إلاّ ارتفاعاً"[1] "بلند ہمّتی انسان کو اونچے مقام تک پہنچاتی ہے، جیسے آگ شعلے کو بلند کرتی ہے"۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "إِنَّ لِي نَفْسًا تَوَّاقَةً لاَ تُعْطَى شَيْئًا، إِلاَّ تَاقَتْ إِلَى مَا هُوَ أَعْلَى مِنْهُ"[2] "یقیناً مجھے میرا نفس خوب سے خوب تر کی طرف مائل کرتا ہے"۔ معلوم ہوا کہ آدمی کی شان وعظمت اس کے مضبوط ارادوں سے بلند ہوتی ہے، اور وہ اپنی کوششوں سے عظیم رُتبہ پالیتا ہے۔

---

(١) "عيون الأخبار" لابن قتيبة، كتاب السؤدد، الجزء١، صـ٣٣٥.

(٢) "البداية والنهاية" خِلاَفَةُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ٩/ ٢٠٨.

پختہ ارادوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا

عزیز دوستو! جب ان پختہ ارادوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا بھی ہو، تو اس کا انجام بھلائی اور نتیجہ کامیابی وکامرانی ہوا کرتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْـمُتَوَكِّلِيْنَ﴾[1] "جب کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ تعالی پر بھروسا کرو، یقیناً توکُّل والے اللہ کو پیارے ہیں"۔

عمل کی پختگی

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! پکا ارادہ اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا انسان کے عمل میں پختگی لاتا ہے، اس کی کوششوں میں نئی تازگی لاتا ہے، علوم ومعارف میں ترقی کے ساتھ عظیم نتائج کا متمنّی ہوتا ہے؛ کہ نبئ کریم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ بھی ہمیں یہی سکھاتی ہے، جیساکہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمنا کے مُوافق ہوجانے کی آرزو رکھی، فرمایا: «سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ؛ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ»[2] "اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، کہ وہ جنّت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک کے لیے ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں"۔

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٥٩.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الصلاة، ر: ٨٤٩، صـ١٦٣.

رسول معظم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی اس بات کی ترغیب دی کہ وہ ترقی کریں، اور اپنے بعد والوں کے لیے رَہنما ثابت ہوں، تاکہ بعد والے بھی اس کی بدَولت کامیابی پائیں، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ»(١) "آگے بڑھتے چلے جاؤ! میری پیروی کرو، اور میرے بعد والے تمھاری پیروی کریں گے!"، علماء اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "فِيهِ حَثٌّ عَلَى السَّبْقِ إِلَى مَعَالِي الْأُمُورِ وَالأَخْلَاقِ"(٢) "اس حدیثِ پاک میں عمدہ اخلاق اور بہترین کاموں پر حوصلہ افزائی ہے"۔

خوب سے خوب تر بننے کے ثمرات

عزیزانِ مَن! عمدہ وبہترین کاموں کے ذریعہ انسان کو خوب سے خوب ترکی کوشش کرتے رہنا چاہیے، اس کے بے شمار اثرات انسانی زندگی پر مرتّب ہوتے ہیں مثلاً، خود اعتمادی، مشکل سے مشکل کام میں نرمی اور آسانی، ہر کام کی انجام دہی میں شاندار کامیابی، بہترین مستقبل کے بارے میں حکمت عملی، اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صَرف کرنا، وقت کی قدر دانی، دُوراندیش اور تجربہ کار لوگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانا، کامیاب لوگوں کی پیروی، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ عمدہ اخلاق، نیک سیرت، تجربہ کار، اور قابلِ تقلید لوگوں کی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الصلاة، ر: ٩٨٢، صـ١٨٥.

(٢) "دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين" تحت ر: ٤١٠٨٥، ٦/ ٥٦٨.

زندگی کا بغَور مطالعہ کیا جائے، اس سے انسان کو اچھے اخلاق اور بہترین کاموں میں مدد ملتی ہے، اور ساتھ ہی اس کے بہترین کاموں کی حَوصلہ اَفزائی کا سامان بھی ہوتا ہے۔

حاصلِ کلام

حضراتِ محترم! ہمیں افراد ومُعاشرے کی سربراہی کے پیچھے دَوڑنے کی ضرورت نہیں، بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی تاریخ اور تہذیب کے باب کو سنہری ونورانی خطوط سے اُسطوار کریں؛ کیونکہ رَہنمائی وسربراہی کے لائق وسزاوار اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں، اور انہی کے طریقے پر چلتے ہوئے ہم زندگی کے ہر میدان میں کامیاب وکامران ہوسکتے ہیں، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ﴾[1] "اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے!"۔

اے اللہ! ہمیں عمدہ وعظیم کاموں کی انجام دہی کی توفیق عطا فرما، ہمیں بلند ہمتی اور توکُّل کی سعادت عطا فرما، ہمارے تمام کام آسان فرما۔ اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں

---

(١) پ ٣٠، المطففين: ٢٦.

بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.